

263252- ایسے مریض کی نماز جو بیٹھ جائے تو کھڑا نہیں ہو سکتا اور اگر کھڑا ہو جائے تو بیٹھ نہیں سکتا۔

سوال

مریض کی نماز کی کیا کیفیت ہوگی جو بیٹھ جائے تو کھڑا نہیں ہو سکتا اور اگر کھڑا ہو جائے تو بیٹھ نہیں سکتا؟ کیا وہ پوری نماز بیٹھ کر ادا کرے یا پھر ساری نماز میں کھڑا ہی رہے؟

پسندیدہ جواب

اول:

نماز کے واجبات اور ارکان کے متعلق اصول یہ ہے کہ: نمازی شخص ان کو حسب استطاعت، بجالانے گا، اور جس رکن یا واجب کی استطاعت نہ ہوگی وہ اس سے ساقط ہو جائے گا۔

اس اصول کی بنا پر: اگر نمازی شخص کھڑے ہو کر نماز کا آغاز کر سکتا ہے تو اس کے لئے کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ کہنا لازمی ہے، پھر اگر مکمل طور پر رکوع کرنے کی استطاعت رکھتا ہوگا تو رکوع کرے گا، اور اگر استطاعت نہ ہو تو حسب استطاعت جھک کر رکوع کرے گا۔

اگر زمین پر سجدہ کرنے کی استطاعت ہو تو اس کے لئے زمین پر سجدہ کرنا واجب ہے۔

اور اگر زمین پر سجدہ کرنے کی استطاعت نہ ہو تو زمین یا کرسی پر بیٹھ کر جھکتے ہوئے سجدے کا اشارہ کرے گا۔

پھر اگر مریض شخص دوبارہ سے کھڑے ہونے کی استطاعت نہ رکھے تو اپنی پوری نماز بیٹھ کر مکمل کر لے، رکوع اور سجدے کے لئے جھک کر اشارہ کرے، اگر سجدہ کرنے کی استطاعت ہو تو پورا سجدہ کرے۔

اور اگر استطاعت نہ ہو تو سجدے کا اشارہ رکوع کے اشارے سے زیادہ جھکتے ہوئے کرے گا۔

اس طرح نماز ادا کرنے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی عملی تعمیل ہوگی: ﴿قَاتِلُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ﴾، ترجمہ: پس تم اللہ سے حسب استطاعت ڈرو [التعاون: 16]

یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی عملی شکل بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جب میں تمہیں کسی کام کا حکم دوں تو اسے حسب استطاعت، بجلاؤ) اس حدیث کو امام بخاری: (7288) اور مسلم: (1337) نے روایت کیا ہے۔

فقہ مالکی کی کتاب: "مختصر خلیل" میں ہے کہ:

"اگر نمازی ہر رکن ادا کر سکتا ہو لیکن سجدہ کرنے کے بعد اٹھ نہ سکتا ہو تو وہ ایک رکعت پوری صحیح انداز میں ادا کرے گا اور پھر بقیہ نماز بیٹھ کر مکمل کر لے گا۔"

مختصر خلیل کی اس عبارت کی شرح بیان کرتے ہوئے امام خرشی کہتے ہیں:

"مطلب یہ ہے کہ: اگر نماز پڑھنے والا شخص قیام، قراءت، رکوع، سجدہ اور رکوع و سجدہ سے اٹھنے اور پھر بیٹھنے کی صلاحیت تو رکھتا ہو لیکن جب بیٹھ گیا تو دوبارہ سے پھر قیام کی استطاعت نہیں رکھتا تو وہ پہلی رکعت مکمل ارکان و واجبات کے ساتھ کھڑے ہو کر ادا کرے گا اور پھر بقیہ نماز بیٹھ کر مکمل کر لے گا، اسی کی جانب نحی، تونسلی اور ابن یونس کا میلان تھا۔"

یہ بھی کہا گیا ہے کہ: ساری نماز کھڑے ہو کر اشاروں سے ادا کرے گا اور جب آخری رکعت میں پہنچے گا تو رکوع اور سجدہ کر کے اپنی نماز مکمل کر لے گا" ختم شد
شرح مختصر خلیل از خرنشی: (1/298)

مزید کے لیے آپ سوال نمبر: (36738) کا جواب ملاحظہ کریں۔

دوم:

اگر نماز پڑھنے والا شخص قیام اور لیٹنے کی استطاعت رکھتا ہو، بیٹھنے کی اس میں سکت نہ ہو تو وہ کھڑے ہو کر نماز ادا کرے اور پھر رکوع و سجدہ کے لئے اشارہ کرے گا، پھر کھڑے ہو کر ہی تشهد بجالائے گا اور پھر سلام پھیر دے گا۔

چنانچہ زکریا الانصاری شافعی فقیہ "اسنی المطالب" (1/146) میں لکھتے ہیں:

"جس شخص میں صرف قیام کرنے اور لیٹنے کی استطاعت ہو تو وہ نماز میں بیٹھنے کی جگہ [قعدہ اور جلسہ میں] بھی کھڑا رہے۔۔۔ کیونکہ یہ [کھڑے رہنا] بیٹھنے سے زیادہ بڑا عمل ہے، وہ کھڑے رہتے ہوئے رکوع اور سجدے کے لئے اشارہ کرے گا، کھڑے ہو کر ہی تشهد بجالائے گا اور لیٹے گا نہیں" ختم شد

جگہ "حاشیۃ العبادي علی تہذیب المحتاج" (2/23) میں ہے کہ:

"اگر اس میں صرف قیام اور لیٹنے کی صلاحیت ہو بیٹھنے سے قاصر ہو تو اس کے لئے کھڑے رہنا واجب ہے؛ کیونکہ قیام میں قعدہ [اور جلسہ] سے بھی زیادہ عمل ہے، وہ کھڑے رہتے ہوئے رکوع اور سجدہ کے لئے حسب استطاعت اشارہ کرے گا۔۔۔ کھڑے رہتے ہوئے ہی تشهد پڑھے گا اور پھر سلام پھیرے گا، لیٹے گا نہیں" ختم شد

اور مالکی فقیہ خرنشی (1/297) لکھتے ہیں:

"ایسا شخص جو تمام ارکان ادا کرنے سے قاصر ہے صرف قیام ہی کر سکتا ہے، تو وہ اپنی ساری نماز کھڑے ہو کر ہی ادا کرے اور سجدے کے لئے اشارہ کرتے ہوئے رکوع سے قدرے زیادہ جھکے گا" ختم شد

اور اگر نماز پڑھنے والا شخص کھڑے ہونے کی بھی سکت نہیں رکھتا تو وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے گا، اور رکوع و سجدہ کے لئے اشارہ کرے گا۔ تاہم اگر سجدہ زمین پر کر سکتا ہو تو اس کے لئے زمین پر سجدہ کرنا واجب ہوگا۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ "المغنی" (570/2) میں لکھتے ہیں:

"تمام اہل علم کا اس بات پر اجماع ہے کہ جو شخص قیام کی استطاعت نہیں رکھتا وہ بیٹھ کر نماز ادا کر سکتا ہے" ختم شد

اور مالکی فقہ کی کتاب: حاشیۃ الدسوقی (2/475) میں ہے کہ:

"نماز میں قیام سے عاجز شخص رکوع اور سجدہ بیٹھ کر ادا کرے گا" ختم شد

سوم:

اگر کوئی ایسا مریض پایا گیا جو کہ یا تو ساری نماز کھڑے ہو کر پڑھے یا ساری نماز بیٹھ کر ادا کرے تو پھر وہ بیٹھ کر ہی نماز ادا کرے گا، اس کی دلیل درج ذیل ہے:

شریعت نے کچھ حالات میں نماز کے اندر قیام کو ساقط قرار دیا ہے، مثلاً: نفل نماز، اور اسی طرح ایسے شخص کے لئے قیام کرنا بھی ساقط ہو جاتا ہے جو کسی مریض امام کے پیچھے نماز ادا کر رہا ہے جو بیٹھ کر نماز پڑھا رہا ہے، تو ایسی صورت میں وہ شخص بھی بیٹھ کر ہی نماز ادا کرے گا چاہے وہ قیام کی استطاعت رکھتا ہو۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"قیام نماز کا قدرے بلکا رکن ہے جو کہ نوافل میں مطلقاً ساقط ہو جاتا ہے، جبکہ فرائض میں مخصوص حالات میں ساقط ہوتا ہے" ختم شد

"شرح العمدة" (4/515)

تو جس وقت کھڑے رہنے اور بیٹھنے کی کیفیت آپس میں متضاد ہوں تو پھر بیٹھنے کو ترجیح دی جائے گی، اور ویسے بھی بیٹھ کر نماز ادا کرنے سے وہ نماز کے دیگر ارکان سجدہ، دو سجدوں کے درمیان قعدہ، جلسہ تشهد صحیح انداز سے بجالاسکے گا، اس لیے ایسے شخص کے لئے کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے کی بجائے بیٹھ کر نماز ادا کرنا زیادہ بہتر ہوگا۔

واللہ اعلم